© rasailojaraid.com

ابومعاویہ واجد علی ہاشمی

برصغیر میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد

پہلی صدی ہجری کے آغاز میں ہی سرزمین برصغیر اسلام کی ضیاپشیوں سے منور ہونے لگی تھی۔ کتب تاریخ میں کچھ ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن میں خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کا ذکر فرمایا اور اس کے بعض امور سے متعلق دلچسپی کا اظہار کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ۱۳ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت شروع ہوا، ان کے عہدِ خلافت میں برصغیر کے لوگوں کو احکام اسلام اور مسلمانوں کے کردار سے متعارف ہونے کے بہت سے مواقع ملے جس سے ہند کے بت کدہ میں صدائے توحید گونجنا شروع ہوئی۔

عہدِ فاروقی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کرمان اور مکران کے علاقوں میں آئے وہاں جنگیں لڑیں اور اس نواح کے بہت سے حصوں کو فتح کیا یہ علاقے اس دور میں حدود سندھ میں واقع تھے۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رن کچھ قلات، لسبیلہ، بلوچستان، ملتان، لاہور، بنوں (بنہ)، کوہاٹ (کہات) کے علاقوں کو چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا، خطہ برصغیر میں ہزاروں تو نہیں لیکن جہاد کی غرض سے کئی سو صحابہ کرام تشریف لائے ہوں گے اور وہ سب صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ایک خیال اور اندازہ یہ ہے کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہاں جہاد و قتال کے لیے تشریف لائے ہوں گے جنہوں نے اس خطے کے مختلف علاقوں کو اپنا مسکن بنایا ہوگا لیکن کتب تاریخ سے صرف پچیس کے قریب صحابہ کے اسمائے گرامی کا پتہ چل سکا ہے، جن کے مبارک قدم قتال کے لیے برصغیر میں پہنچے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چار سال بعد ۱۵/ہجری میں صحابہ کی جو جماعت یہاں آئی وہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لائی۔ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کے یہ اوّلین نقوش ہیں جو پہلی مرتبہ ۱۵ھ میں اس کی سطح ارض پر ابھرے اور پھر ایک تاریخی تسلسل کے ساتھ پوری تیزی سے لحہ بہ لحہ ابھرتے اور نمایاں ہوتے چلے گئے۔ سب سے پہلے ان قدسی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کروں گا جو عہدِ فاروقیؓ میں برصغیر میں جہاد و قتال کی غرض سے آئے اور اس خطہ کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کیا۔ عہدِ فاروقیؓ میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برصغیر میں تشریف لائے لیکن کتب تاریخ میں صرف چند صحابہ کرام تقریباً ۱۲/صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ملتا ہے۔

خلافتِ فاروقیؓ میں

(۱) حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ:

قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق رکھنے والے یہ جلیل القدر صحابی دراصل طائف کے رہنے والے تھے۔ اور بنو ثقیف کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس وفد کے ساتھ مدینہ منورہ آئے تھے جو رمضان المبارک ۹ھ (دسمبر ۶۳۰) کو عبد یالیل کی قیادت میں بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہوا تھا اس وقت عثمان کی عمر سولہ سترہ سال تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چپکے سے اسلام قبول کرلیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی چند سورتیں زبانی یاد کرلیں اور دین کے ضروری مسائل سیکھ لیے تھے۔ اسی دینی تعلیم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں طائف کے منصب امارت وامامت سے سرفراز فرمایا۔ ۱۴ھ میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بصرہ اور کوفہ کی دو فوجی چھاؤنیاں تعمیر کرائیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان ثقفی رضی اللہ کو طائف سے بلایا اور بصرے کا معلم مقرر کردیا، تقریباً ایک سال تک آپ رضی اللہ عنہ نے یہ خدمت نہایت حسن وخوبی سے سرانجام دی۔ ۱۵ ہجری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں عمان اور بحرین کا گورنر بنادیا۔ اسی سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک بحری بیڑا تیار کروایا اور اپنے چھوٹے بھائی حکم بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اس سے ہندوستان کی طرف بمبئی کے قریب تھانہ اور بھڑوچ کی بندرگاہوں پر حملہ آور ہوئے۔ مجاہدینِ اسلام نے ان بندرگاہوں کو فتح کیا لیکن ان پر قبضہ برقرار نہیں رکھا اور واپس عمان چلے گئے، ہندوستان کے کسی علاقے پر عرب مسلمانوں کا یہ پہلا حملہ تھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اس بحری بیڑے کی خود قیادت کی تھی۔ آخری دور میں انھوں نے بصرہ میں ہی سکونت اختیار کرلی تھی۔ ۵۱ھ (۶۷۱ء) اور دوسری روایت کے مطابق ۵۵ھ (۶۷۵ء) میں وفات پائی۔

(جمہرۃ انساب العرب ص ۲۶۶۔ طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۵۰۸۔ ۵۰۹ تاریخ طبری۔ اسد الغابہ)

(۲) حضرت حکم بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ ثقفی رضی اللہ عنہ:

حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی حضرت حکم بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ تھے جو کہ صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طائف سے مدینہ منورہ بلاتے وقت حضرت عثمان کو لکھا تھا کہ آپ جسے مناسب سمجھیں اپنی جگہ طائف کا والی بنادیں اور خود میرے پاس تشریف لے آئیں۔ انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی حکم رضی اللہ عنہ کو طائف کا امیر بنایا اور خود دربار خلافت میں مدینہ منورہ آگئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت حکم رضی اللہ عنہ کو بحرین کا امیر مقرر کیا انھوں نے کئی علاقوں پر فوج کشی کی اور فتح یاب ہوئے حضرت حکم نے بلادِ سندھ وہند میں بندرگاہ تھانہ، بھڑوچ، مکران اور اس کے نواحی علاقوں میں یلغار کی اور جہاں گئے کامیاب رہے۔

حضرت حکم بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بے حد زیرک، انتہائی معاملہ فہم، حلیم الطبع، دوراندیش، پیکرِ عفت، جنگی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امور سے باخبر اور امورِ حرب وضرب سے خوب آگاہ تھے۔ تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ زیاد بن ابوسفیان نے ان کو اپنے ہاں بلایا ملاقات ہوئی ان کی عزت وتکریم کی اور ان کی زیارت کو اپنے لیے باعث برکت قرار دیا۔ انھیں خراسان کا والی مقرر کیا گیا ہندوستان کے بعض علاقوں میں بغرض جہاد آنے والے یہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کے آخری دور میں بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں ۴۵ھ میں وفات پائی۔ (فتوح البلدان ص ۴۰۰۔ البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۴۱) (معجم البلدان ج:۲ ص:۴۸۱، جمہرۃ انساب العرب، ص:۲۶۶، طبقات ابن سعد، ج:۷، ص:۴۱/ اسد الغابہ، ج:۲ ص:۳۵)

۳۔ حضرت مغیرہ بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ ثقفی:

یہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حکم رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ ان کے بھائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو عمان سے سندھ کے شہر دیبل پر حملہ کرنے کی غرض سے بھیجا تھا انھوں نے دیبل کا رخ کیا دشمن پر حملہ آور ہوئے اور فتح پائی۔ چچ نامہ میں لکھا ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نہایت عاقل و فہیم اور دوررس نگاہ رکھنے والے صحابی تھے، امورِ حرب وضرب کے ماہر تھے، جنگِ فارس میں بڑے اعلیٰ کارنامے سرانجام دے چکے تھے۔ تینوں بھائیوں حضرت عثمان، حکم اور مغیرہ رضی اللہ عنہم نے طائف سے منتقل ہو کر بصرہ میں سکونت اختیار کی، علم وفضل میں کمال حاصل کیا، مالی اور دینی اعتبار سے اس خاندان کو ہمیشہ اونچا مرتبہ حاصل رہا۔

(العقد الثمین فی فتوح الھند ومن وردفیھا من الصحابہ والتابعین ص:۵۶، ۵۷۔ جمہرۃ انساب العرب، ص:۱۸۶)

(۴) حضرت رُبیّع بن زیاد حارثی مذحجی رضی اللہ عنہ:

قبیلہ بنو مذحج سے تعلق رکھنے والے یہ صحابی گورے رنگ کے، دبلے پتلے لیکن جنگ وقتال میں تیز اور دشمن کے مقابلے میں جری تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خراسان کا والی مقرر کیا ۱۷ھجری کو عہدِ فاروقی رضی اللہ عنہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت رُبیّع کو مختلف محاذوں پر عساکر اسلامی کا کمانڈر بنا کر بھیجا، ہر محاذ پر دادِ شجاعت دی، بے حد بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اس زمانے میں سجستان کا زیادہ تر علاقہ سندھ میں شامل تھا اور تھوڑا سا علاقہ ایران میں واقع تھا۔ اس محاذ پر بھی گئے اور فتح ونصرت کے جھنڈے گاڑے۔ عہدِ فاروقی میں زرنج، زالق، کابل، سیوستان، کرمان اور مکران کی جنگوں میں شرکت کی۔ کرمان اور سیوستان کے باقاعدہ گورنر رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جو سلسلہ جہاد بلوچستان اور سندھ تک پھیلا ہوا تھا اور حضرت رُبیّع رضی اللہ عنہ نے شروع کیا تھا اور یہ سلسلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی جاری رہا۔

حضرت ربیع بن زیاد حارثی مذحجی رضی اللہ عنہ چوتھے صحابیٔ رسول تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں برصغیر میں جہاد وقتال کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے۔ انھوں نے خلافت معاویہؓ میں ۵۱ ہجری (۶۷۱ء) یا اس سے کچھ عرصہ بعد وفات پائی۔

(جمہرۃ انساب العرب ص ۴۱۷، فتوح البلدان ص ۳۸۵۔ طبقات ابن سعد ج ۶ ص ۱۶۰۔ اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۶۴)

(۵) حضرت حکم بن عمرو ثعلبی غفاری رضی اللہ عنہ:

عرب کا ایک مشہور قبیلہ بنو غِفار تھا جس کی ایک شاخ بنو ثعلب کہلاتی تھی، حضرت حکم بن عمرو مُجدع رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو غفار کی اسی شاخ سے تھا۔ انھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث کا شرف بھی حاصل ہے۔ ابن سعد کے مطابق حضرت حکم رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لے گئے اور وہی مستقل طور پر اقامت اختیار کر لی۔ یہ عہد فاروقی میں حکمران آئے جو پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں شامل ہے۔ ۲۳ھ میں انھوں نے پورا علاقہ فتح کر لیا برصغیر کے متعدد علاقوں میں ان کی سرفروشانہ ومجاہدانہ کارروائیوں کا کئی سال سلسلہ جاری رہا۔ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ مین ان کو خراسان کا والی مقرر کر دیا گیا۔ ۴۵، ۵۰، ۵۱ ہجری کو خراسان میں وفات پائی۔

(طبری ج ۴ ص ۱۸۲، ۱۸۱۔ الاصابہ ج ا ص ۲۴۶ الاستعیاب ج ا ص ۳۱۳۔)

(۶) حضرت عبداللہ بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ:

حضرت عبداللہ بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا شمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی قدر صحابہ اور معززین انصار میں ہوتا ہے۔ نہایت بہادر، شجاع، جنگجو اور فن حرب کے ماہر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کوفے کا گورنر مقرر کیا تھا پھران کو ایران وعراق کے محاذ پر بھیجنے کا فیصلہ کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھنے پر حضرت عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے کوفے کے منصب امارت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا۔ ۲۳ھ میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کو مکران (بلوچستان) بھیجا اس وقت مکران میں حضرت حکم بن عمرو ثعلبی غفاری رضی اللہ عنہ مصروف جہاد تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی مدد کی، ان دونوں نے مکران اور اس کے گردونواح میں کھل کر بہادری کے جوہر دکھائے۔

(الاصابہ ج ۲ ص ۳۲۸۔ طبری ج ۴ ص ۱۸۳، ۱۸۱۔ اسد الغابہ ج ۳ ص ۱۹۹)

(۷) حضرت سہل بن عدی خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ:

مدینہ منورہ کے معروف وممتاز قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے، انصار مدینہ میں سے تھے، جنگ بدر میں حصہ لیا، ان کے دو بھائی ثابت بن عدی رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عدی رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شامل تھے۔ تینوں بھائی آنحضرت صلی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور اسلام کے نام وَر مجاہد تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن عدی رضی اللہ عنہ کو مکران کا والی مقرر کیا۔ چنانچہ انھوں نے مکران اور اس کے گردونواح کی فتوحات میں نمایاں کردار ادا کیا جس میں حکم بن عمرو غفاری، عبداللہ بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بھی بڑھ چڑھ کر مدد کی۔ یہ ۲۳ھ کے واقعات ہیں جب یہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہندوستان کے ان دور دراز علاقوں میں علمِ توحید کو بلند کر رہے تھے۔ اسی سال بلوچستان کے بعض علاقے فتح کیے گئے ان میں بھی ان تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

(الاصابہ ج ۲ ص ۸۸۔ تاریخ طبری جلد ۴ ص ۱۸۱۔ اسد الغابہ ج ۲ ص ۴۶۸۔ العقد الثمین ص ۶۲)

(۸) حضرت شہاب بن مخارق بن شہاب تمیمی رضی اللہ عنہ:

یہ قبیلہ بنوتمیم کے صاحب احترام افراد میں سے تھے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرک صحابی تھے۔ طبری نے ۱۶ھ کے واقعات میں ان کا ذکر کیا ہے عہد فاروقی کے وقت میں یہ اپنے زمانہ کے مشہور شہسوار اور معروف شاعر تھے۔ کئی معرکوں میں حصہ لیا، ہمدردی اور خدمتِ خلق میں بے مثال تھے۔ حضرت حکم بن عمرو ثعلبی رضی اللہ عنہ جب مکران میں مصروف جہاد تھے یہ وہاں گئے اور اس جہاد وقتال میں شریک ہوئے۔ اس طرح زمین برصغیر کو ان کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔

(الاصابہ ج ۳ ص ۴۵۵۔ طبری ج ۴ ص ۱۶۔ ص ۱۸۱۔ العقد الثمین ص ۶۳)

(۹) حضرت صحار بن عباس عبدی رضی اللہ عنہ:

یہ صحابی اپنے علاقے کے بہت بڑے خطیب اور ادیب تھے، رنگ نہایت سرخ تھا۔ وفد عبدالقیس میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور دولتِ ایمان سے منوّر ہوئے۔ چند احادیث بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں اور فصاحت وبلاغت میں بہت شہرت رکھتے تھے۔ علم الانساب کے ماہر تھے۔ قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کا سختی سے مطالبہ کرتے تھے۔ جنگ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، بصرہ میں رہائش تھی، جنگِ مکران میں شامل تھے اور فتح کی خوشخبری بھی دربارِ خلافت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہی لائے تھے۔

(الاستعاب ج ۱ ص ۱۹۳، ابن سعد ج ۵ ص ۵۶۲، طبری ج ۴ ص ۴۹۔ البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۲۷، اسد الغابہ الاصابہ وغیرہم)

(۱۰) حضرت عاصم بن عمرو تمیمی رضی اللہ عنہ:

حضرت عاصم تمیمی رضی اللہ عنہ عرب کے مشہور قبیلہ بنوتمیم سے تعلق رکھتے تھے صحابیت کا شرف ان کو حاصل تھا۔ کریم النفس، بلند کردار واخلاق کے مالک تھے۔ جنگِ قادسیہ میں شریک تھے، شاعر بھی تھے۔ فتح عراق کے سلسلہ میں ان سے کئی رجزیہ اشعار منقول ہیں۔ حضرت عاصم بن عمرو تمیمی رضی اللہ عنہ نے نواحِ سندھ میں یلغار کی اور بجستان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گردونواح کا علاقہ سندھ کے ساتھ ملحق تھا یہ ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں کا مرکز بنا اور فتح ہوا۔

(الاصابہ ج ۲ ص ۲۳۸۔ ج ۳ ص ۲۳۰۔ الاستعاب ج ۳ ص ۱۲۵)

(۱۱) حضرت عبداللہ بن عمیر اشجعی رضی اللہ عنہ:

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ عبداللہ بن عمیر اشجعی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ابن مندہ کا کہنا ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے طبری کی روایت سے وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سندھ کے اندرونی حصے حضرت عاصم بن عمر تمیمی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمیر اشجعی رضی اللہ عنہ کی جدوجہد سے فتح ہوئے۔ حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب البدایہ والنہایہ کی ج ۷ میں ۲۳ھ کے واقعات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۳۲۔ طبری ج ۴ ص ۱۸۰۔ ص ۱۴۶، الاصابہ ج ۲ ص ۲۴۶)

(۱۲) حضرت نسیر بن دیسم بن ثور عجلی رضی اللہ عنہ:

ان کا سلسلہ نسب یہ ہے نسیر بن دیسم بن ثور بن عریجہ بن محلم بن ہلال بن ربیعہ بن عجل بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل۔ ابن حزم نے جمہرۃ انساب العرب میں ان کو قبیلہ بنو عجل کا فرد بتایا ہے۔ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ کی جلد ۲ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں کئی جنگوں میں شامل ہوئے اور ہر جنگ میں فتح یاب ہوئے۔ طبری نے ۲۲ ہجری کے واقعات میں لکھا ہے کہ یہ جنگ ہمدان اور جنگ نہاوند میں شریک تھے۔ ۲۳ ہجری میں جب حضرت سہل بن عدی رضی اللہ عنہ علاقہ بلوص (بلوس) (بلوچستان) فتح کیا۔ تو حضرت نسیر بن دیسم بن ثور عجلی رضی اللہ عنہ اس میں شامل تھے اور انھوں نے فوج کے ایک دستے کی کمان بھی کی تھی۔

(جمہرۃ انساب العرب ص ۳۴۴۔ طبری ج ۴ ص ۱۴۶۔ الاصابہ ج ۳ ص ۲۹۸)

© rasailojaraid.com